سوال

(217)کتاب النکاح

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کتاب النکاح

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

باب ہشتم۔کتاب النکاح

افتاحیہ

از حضرت العلام مولانا ابوالمکارم ظر عالم صاحب شیخ الحدیث جامعہ محمدیہ مالگاؤں

اما بعد!

اسلام کے ظاہری دو طرح کے ہیں۔ عبادات اور معاملات کتب حدیث وفقہ انہی دو قسموں پر مشتمل ہیں۔ مسلمان کو ظاہر عبادت سے آراستہ رکھنا رکن عبادت ہے۔ اور اپنی زندگی حرکات وسکنات کو ادب کے ساتھ رکھنا رکن معاملات اول کا تعلق خدا سے ہے جس کو حق اللہ کہا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنا حق بندگی اپنے بندوں سے بلا شرکت غیرے چاہتا ہے۔ نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکواۃ۔ مسلمان کے مال۔ وجان اور زبان سے یہ حق ادا ہونا چاہیے۔ دوسری قسم کا تعلق بنی نوع انسان سے ہے۔ جس کو تمدنی تعلق کہتے ہیں۔ یہ منزل جس قدر دشوار گزار ہے۔ اسی قدر اس کے مفادمیں فائدہ نہ صرف غیروں کا بلکہ خود اپنا بھی ہے۔ اسی سے انسان کا معیار زندگی بلند ہوتا ہے۔

فتاویٰ ثنائیہ کی ترتیب فاضل مرتب نے انہی دو قسموں پر رکھی جو ہزارہا مسائل کا زبدہ ہے۔ جلد اول عبادات کے بعد جلد ثانی معاملات ہی پر ہے۔ چونکہ مسائل واحکام ونکاح اس سے متعلق ہیں۔ اس لئےَ حسب ارشاد عزیزم راز صاحب بطریق اختصار میں ان مسائل کو پیش کر رہا ہے۔ لیکن یہ اس قدر تفصیل طلب ہیں۔ کہ خود قرآن مجید سے بیان کرنے میں یہ ناکافی ہوگی۔ کیونکہ بحیثیت فتاویٰ اس کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے۔ پھر احادیث کا سلسلہ تو بہت طویل ہے۔ اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ کے صرف کتب صحاح کے

مصنفین نے عنوانات کے تحت بہت سی حدیثیں جمع کی ہیں سیدنا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں 238 حدیثیں جمع کیں۔ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح مسلم میں 161 اسی طرح امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سنن میں 116۔ اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے 193 پھر اسی طرح ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ میں 173 ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اور موطا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ ودیگر کتب ان کے سوا ہیں۔ تو ظاہر ہے کہ یہ سب تفصیل اس جگہ نہیں سما سکتی۔ اس لئے محض تعمیل ارشاد کی بناء پر مختصر مسائل اپنے رسالہ دستور النکاح سے منتخب کر کے پیش کرتا ہوں۔ وھوالموفق

حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ معلوم کرو کہ فن تدبیر منزل کے اصول تمام عرب و عجم کے نزدیک مسلم ہیں۔ البتہ ان کی صورتوں میں اختلاف ہے۔ اور آپ ﷺ عرب میں پیدا کئے گئے۔ اور حکمت الٰہی کا متقضی ہوا کہ تمام دنیا میں بایں طور حکمۃ اللہ کا اعلان ہو کہ عرب کا دین تمام ادیان پر غالب کیا جائے۔ ونیز تمام دنیا کی عادات عرب عادات سے منسوخ کیجائیں۔ اور تمام لوگوں کی ریاست ان کی ریاست سے منسوخ کیجائے۔ لہذا یہ بات ضروری ہوئی کی بجز عرب کی عادات کے تدبیر منزل کسی صورت نہیں ہوسکتی۔ (حجۃ اللہ البالغہ ص 487)

سبحان اللہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کیسی پیاری بات کہی کیوں نہ ہو کیونکہ یہ دین تمام ادیان سے سہل تر ہے قرآن بھی کہتا ہے۔

يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ١٨٥ سورة البقرة

''خدا تمہارے حق میں آسانی کا ارادہ کرتا ہے۔ نہ دشواری کا۔''

اور آپ ﷺ کا ارشاد ہے۔

فانما بعثتم یسرین ولم تبعثوا معسرین

''تم آسانیاں بڑھانے کو پیدا ہوئے ہو نہ دشواریاں پید کرنے کو''

پیغمبر ﷺ کا پیغام جب یہ ہے تو پھر نکاح کے احکام میں کیوں لچھائی نہ ہوگی۔ بس اسی کو پیش نظر رکھ کر مسائل نکاح پر نظر ڈالیے۔

نکاح کیا ہے۔؟

یہ عربی لفظ ہے جس کے معنی عقد مرد و عورت اور مجامعت کرنے کے ہیں۔ اصطلاح شرعی میں نکاح نام ہے اس تقریب کا جو اعلان عام اور تقرری مہر رضائے فریقین سے کسی عورت کا کسی مرد کے ساتھ رشتہ یا عقد کیا جاتا ہے۔ اس میں اولاً اللہ کی رضا مندی دیکھ لی جاتی ہے۔ کہ آیا اللہ کی طرف سے اجازت ہے کہ نہیں۔ پھر یہ دیکھا جاتا ہے کہ آپ ﷺ کے ضابطہ و عمل درآمد کے موافق ہے یا نہیں۔ پھر لڑکیوں کے ولی کی رآضا مندی ضروری ہے۔ اگر دل رضا مند نہ ہو اور نکاح ہوجائے۔ تو اس طرح کے نکاح بدیوں میں مل جاتے ہیں۔ اور نتائج خراب نکلتے ہیں۔ ایسا ہی لڑکوں اور لڑکیوں کی رضا ضروری ہے۔ پس ان رضا مندیوں کے بعد نکاح ہوتا ہے۔ اور ان میں سے اگر ایک کی بھی رضا مندی اور مخالفت ہو تو پھر اس میں مشکلات پیدا ہوجاتی ہیں۔ مہبط وحی حضرت ﷺ کے عملدرآمد کے موافق اور ولیوں پھر طرفین کی رضا مندی کے بعد جب ایک فریق منظور کرتا ہے۔ اور دوسرا اس کو قبول کرتا ہے۔ تو بس یہی نکاح ہوتا ہے۔

مقصد نکاح

بڑا مقصد تو نکاح سے یہ ہے۔ کہ خدا اور رسول ﷺ کے حکم کی تعمیل ہوتی ہے۔ قرآن میں متعدد جگہ نکاح کا ذکر آیا ہے۔ اور حدیث وفقہ میں اس کی تفصیل و شرح بیان کی گئی

ہے۔ بڑی ترغیب دلائی گئی ہے۔ اور اس کے مقاصد و تجرد کے مفاسد خوب واضح بیان کئے گئے ہیں۔ قرآن میں ہے۔

خَلَقَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُم مَّوَدَّةً وَرَحْمَةً ۲۱ سورة الروم

ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے واسطے تم میں سے جوڑے بنائے کہ تم ان سے آرام پکڑو۔ اور تم میں دوستی اور نرمی رکھی''

پھر فرمایا۔

نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ۖ وَقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّكُم مُّلَاقُوهُ ۗ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ۲۲۳ سورة البقرة

ترجمہ۔ تمہاری عورتیں تمہاری اولاد پیدا کرنے کے لئے بمنزلہ تمہاری کھیتی کے ہیں۔''

ایک اور جگہ فرمایا۔

حَافِظَاتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللَّهُ ۚ وَاللَّاتِي تَخَافُونَ نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ ۖ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيرًا ۳۴ سورة النساء

''تمہاری بیویاں تمہاری غیر حاضری میں تمہارے مال و عزت اور دین کی حفاظت کرنے والیاں ہیں۔''

محصنین غیر مسافحین بھی فرمایا کہ تمہارا نکاح اس نیت سے ہو کہ تم تقویٰ اور پرہیز گاری کے قلعہ میں داخل ہو جاؤ۔ حصان کا لفظ حصن سے مشتق ہے۔ اور حصن بمعنی قلعہ نکاح کا نام احصان اس واسطے رکھا گیا ہے کہ اس کے زریعے سے انسان عفت کے قلعے میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور بدکاری اور بد نگاہ سے بچ جاتا ہے۔ اور جسم سے بھی بچا رہتا ہے۔ پس حاصل یہ نکلا کہ نکاح قلعہ کا حکم رکھتا ہے۔ انسان کو اللہ نے متمدن بنایا ہے۔ اسلئے وہ خلوت میں آرام سے زندگی بسر نہیں کرسکتا۔ وہ مجبور ہے کہ اپنے ہم نشین کا ہمدم ہو۔ جمیعت کا حصول مرد و عورت کے بجز نا ممکن ہے۔ اسی وجہ سے اس کے لئے ازدواجی زندگی ضروری ٹھیری یہی وجہ ہے کہ اسلام نے تجرد میں صرف اتنا ہی فائدہ نظر آئے گا۔ کہ وہ عیالداری کے تفکرات سے بچا رہے مگر جب ذرا زیادہ غور و تامل سے کام لو گے۔ تو مفاسد زیادہ نظر آئیں گے۔ طرح طرح کے آلام و امراض پیدا ہوں گے۔ مجرد آدمی تکثیر میں نوع انسانی سے محروم رہے گا۔ خانہ داری کی برکتوں اور آسانیوں سے بھی محروم رہنا پڑیگا۔ پھر محبت جو در حقیقت دنیا میں ایک نعمت عظمیٰ ہے۔ اس کی لطف اندوزی سے کیا واقف ہوسکے گا۔ بہر حال انسان جو جمعیت و ملاپ اور رہن سہن کے لئے مجبور ہے۔ پر نکاح ہر حال میں مفید صحت اطمینان بخش راحت رساں اور سرور افزاء کفایت آمیز و ترقی زندگی اارین ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ ۱۰۲ سورة آل عمران

معلوم ہوا منجملہ تقویٰ کے نکاح بھی ہے۔ اور منجملہ شعائر اسلام بھی۔

وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَاجًا وَجَعَلَ لَكُم مِّنْ أَزْوَاجِكُم بَنِينَ وَحَفَدَةً وَرَزَقَكُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ ۚ أَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُونَ وَبِنِعْمَتِ اللَّهِ هُمْ يَكْفُرُونَ ۷۲ سورة النحل

اس آیت میں رب کی طرف سے بندوں پر منت عظمیٰ ہے۔ کہ ازدواج پیدا کئے۔ اور اولاد و اولاد کی الاولاد دی۔

بہر حال تم اخلاقی طور پر یا مذہبی صورت میں جب اس پر غور کرو گے۔ تو نکاحوں کو فائدوں سے بھر پور پاؤ گے۔ طریق بمعیت کے لئے اس سے بہتر اور مناسب کوئی اور صورت نہیں بیماریوں سے بچانے کا عجیب علاج ہے۔ اگر یہ قانون الٰہی بنی نوع انسان میں نافذ نہ ہوتا تو دنیا آج سنسان نظر آتی۔ نہ کوئی مکان ہوتا اور نہ یہ موجودہ سر سبز و شاداب و سر سبز کارخانہ ہوتا۔ پس اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا فرمان سچ ہے۔ سب سے بڑی خوبی یہ کہ آدمی گناہ سے بچتا ہے۔ دل ٹھکانے لگتا ہے نیت ڈانواڈول ہوتی نہیں ہوتی شہوت کم ہوجاتی ہے۔ اولاد ہونے سے امت اسلام بڑھتی ہے۔ سنت انبیاء علیہ السلام پر عمل ہوتا ہے۔ اولاد صالح اور نیک پیدا ہو تو اس کی موت کے بعد وہ دعائے خیر کرتی ہے۔ نکاح سے

شکر نعمت بھی بجالایا جاتا ہے ۔ کیونکہ صحبت کرنا بھی ایک نعمت ہے ۔ عورت کی بد خلقی اور اولاد کی پرورش پر جو کچھ صبر اور تکلیف جھیلی جاتی ہے ۔ وہ بھی گناہ کے کفارے کا سبب ہے ۔ نکاح میں فائدہ کا فائدہ ۔ اور ثواب کا ثواب کیونکہ میاں بیوی کا پاس بیٹھ کر محبت وپیار کی باتیں کرنا ہنسی دل لگی میں دل بہلانا نفل نمازوں سے بھی بہتر ہے ۔ اس لئے خدا نے یہ حکم دیا ۔ ۔

وَأَنكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ ۚ إِن يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ ۗ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴿٣٢﴾ سورة النور

''اپنی رانڈوں اور لائق غلاموں وباندیوں کے نکاح کردو''

فَانكِحُوا مَا طَابَ لَكُم مِّنَ النِّسَاءِ مَثْنَىٰ وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ

جو عورتیں تم کو پسند ہوں نکاح کرلو۔ حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے ۔

تناكحوا تناسلوا فانی مكاثر بكم الامور لو بالقسط (غنية)

''تم نکاح کرو اور اولاد بڑھاؤ۔ کیونکہ میں فخر کرنے والا ہوں تم سے امتوں پر۔ اگرچہ ادھورا بچہ ہی کیوں نہ ہو۔''

نکاح کے سبب آدمی حرامکاری اور غیر عورتوں کیطرف نظر کرنے سے آدمی بچ جاتا ہے ۔ (بخاری) جو شخص عفت کے لئے نکاح کرتا ہے ۔ اللہ پر اس کی مدد کرنا ضروری ہے ۔ (ترمذی) نکاح سے انسان کا آدھا ایمان کامل ہوتا ہے ۔ جس نے نکاح نہ کیا اس کا آدھا ایمان نہیں ۔ (مشکواۃ) مرد عورت میں جیسی نکاح سے محبت پیدا ہوتی ہے ۔ کسی اور چیز سے نہیں ہوتی ۔ (مشکواۃ) جو شخص نکاح کرسکتا ہو اور نکاح نہ کرے ۔ وہ ہم میں سے نہیں ۔ (طبرانی) آپ ﷺ نے فرمایا میں نکاح کرتے ہوں ۔ جو میری سنت سے بیزار ہو وہ مجھ سے نہیں (بخاری) مسواک ۔ ختنہ ۔ خوشبو ۔ نکاح ۔ ایسے کام ہیں جن کو تمام رسولوں نے کیا ۔

اے گروہ جوانوں کے جس کو تم میں جماع یا گھرداری کی طاقت ہو نکاح کرے ۔ کیونکہ اس میں آنکھ کا بچاؤ ستر کی حفاظت ہے ۔ ورنہ روزہ ہی سہی کیونکہ یہ خصی ہونا ہے ۔ (ابو داؤد) مسکینہ ہے وہ عورت جس کا شوہر نہیں ۔ اور مسکین ہے وہ مرد جس کے عورت نہیں خواہ دونوں ہی مال دار کیوں نہ ہو۔ (غنیۃ الطالبین)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ۔ کہ اس امت میں افضل ترین وہ تھے ۔ جن کی بیویاں سب سے زیادہ تھیں یعنی نور عالم ﷺ (تلبیس ابلیس)

علماء کے اقوال

نکاح مستحب ہے یا سنت یا واجب غلبہ شہوت کے وقت نکاح کرنا حنفیہ کے نزدیک واجب ہے ۔ اور اگر یہ یقین ہو کہ بغیر نکاح کے زنا میں گرفتار ہوگا تو فرض ہے ۔ شافعیرحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مباح ہے ۔ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے واجب کہا ہے ۔ اور امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نکاح تمام نوافل سے افضل ہے کیونکہ وجود اولاد کا سبب ہے ۔ امام شوکانی وَرحمۃ اللہ علیہ نے اہل حدیث کا مذہب لکھا ہے ۔ کہ نکاح اس آدمی کے لئے مشروع ہے ۔ جو جماع پر قادر ہوا اور جس کو حرام میں پڑجانے کا خوف ہو تو واجب ہے ۔ (غنیۃ الطالبین سبل السلام نیل الاوطار)

کون عورتیں لائق نکاح ہیں۔

یہود نکاح کے لئے مال دیکھتے تھے ۔ نصاریٰ جمال دیکھتے تھے ۔ مگر اسلام دین کا اعتبار ہے ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا ۔ نکاح کی جاتی ہے عورت

چار سبب سے 1۔ مال۔ 2۔ حسب۔ 3۔جمال۔ 4۔ دین۔ مگر تو دین والی سے نکاح کر مٹی پڑے تیرے دونوں ہاتھوں پر اگر تو نے دین دار کو چھوڑا (بخاری۔ مسلم)

حسب کہتے ہیں بڑے گھرانے کی عورت کو جیسے امیر رئیس۔ بادشاہ۔ اامام عالم کی دختر اور جمال کہتے ہیں۔ خوبصورتی کو مال سے مراد یہ ہے کہ عورت آسودہ ہو۔ دین ظاہر ہے۔ فرمایا جس نے عورت کی عزت دیکھ کر نکاح کیا۔ اللہ اس کی ذلت بڑھا دے گا۔ اور جس نے مال دیکھا اس کو محتاج کر دے گا۔ جس نے حسب دیکھا۔ اس کا کمینہ پن زیادہ ہو گا۔ البتہ جس نے اس لئے بیاہ کیا کہ آنکھ کو بچائے بہتر کو روکے صلہ رحم کرے۔ تو اللہ تعالیٰ بھی اس مرد عورت میں برکت عطا دے گا۔ (طبرانی)

فرمایا حضور ﷺ نے وہ عورت اچھی ہے۔ جب شوہر اس کیطرف دیکھے تو اس کو خوش کر دے۔ اور جب اس کو حکم دے تو بجا لائے شوہر کی مخالفت اپنی جان و مال میں نہ کرے کہ جس سے وہ ناخوش ہو۔ (نسائی)

حدیث میں ہے کہ تم کنواری سے بیاہ کرو۔ کیونکہ ان کے منہ بہت میٹھے ان کے رحم بہت صاف ہیں۔ تھوڑی سی چیز پر راضی ہو جاتی ہیں۔

تعداد ازواج

فَانكِحوا ما طابَ لَكُم مِنَ النِّساءِ مَثنىٰ وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۖ فَإِن خِفتُم أَلّا تَعدِلوا فَوٰحِدَةً أَو ما مَلَكَت أَيمٰنُكُم ۚ ذٰلِكَ أَدنىٰ أَلّا تَعولوا

ترجمہ۔ نکاح کرو عورتوں سے جو تم کو پسند ہوں۔ اور دو دو تین تین چار چار عورتوں سے پس اگر تم کو اس کا احتمال ہو کہ انصاف کر سکو گے تو ایک ہی بیوی پر قناعت کرو۔''

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا غیلان بن سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب مسلمان ہوگئے ان کے پاس دس بیویاں تھیں۔ وہ تمام اسلام لے آئیں آپ ﷺ نے فرمایا غیلان چار کو رکھ لے باقیوں کو چھوڑ دے۔ (ابن ماجہ)

حارث کا بیان ہے کہ میں جب مسلمان ہوا تو میرے پاس آٹھ عورتیں تھیں۔ میں نے آپ ﷺ بیان کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا چار کو رکھ کر باقی کو چھوڑ دے۔ (ابو داؤد)

مذکوہ بیان سے معلوم ہوا کہ بیک وقت چار عورتوں سے زیادہ نکاح میں رکھنا جائز نہیں۔ اگر چار میں سے کسی ایک کو طلاق دے دی گئی۔ یا عورت مر گئی تو دوسری سے نکاح کر سکتا ہے۔ لیکن جو کوئی اپنی منکوحات میں برابری نہ کر سکے۔ تو ایک ہی پر بس کرے۔ کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ یہ ہے۔

فان خفتم الا تعدلوا فواحدۃ الایۃ

پھر یہ بھی فرمایا۔

لن تستطیعوا ان تعدلوا بین النساء

''تم سے ہر گز نہ ہو سکے گا۔ کہ بیویوں میں عدل کرو۔''

امام المحدثین حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی جامع صحیح میں بتر دید روافض امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ سے روایت پش کی ہے۔

لایتزوج اکثر من اربع باب میں آیت مثنی وثلث وربع میں ان کا یہ قول ہے۔ کہ صرف چار عورتیں نکاح میں جائز ہیں۔ زیادہ نہیں۔ (بخاری)

کفو وولات

کفو کے معنی مساوات ومماثلت کے ہیں۔ یہ مساوات صرف دین میں معتبر ہے نہ ذات پات میں (سبل السلام)

مسلمان عورت کا نکاح کافر مرد کے ساتھ اسی لئے درست نہیں سید کا نکاح شیخانی سے اور شیخ مرد کا سیدانی عورت سے مغل کا پٹھانی سے جائز ہے۔ اگر کوئی سیدانی بالغہ عورت اپنا نکاح کسی غیر کفوء میں خود ہی کرے۔ تو کسی کو اس کے فسخ کا اختیار نہیں۔ اسی طرح اگر کسی نابالغ دختر کا نکاح بدکار فاسق آدمی سے چاہے اس کے رشتہ دار نے یا غیر متعلق شخص نے کردیا ہو تو ولی کو اس کے فسخ کا مجاز ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا ۚ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ

''اے لوگو پیدا کیا ہم نے تم کو ایک مرد عورت سے اور تم میں گروہ گروہ بنادیئے (اسی لئے کہ تم دنیاوی معاملات میں) ایک دوسرے سے تمیز کیے جاسکو۔ بے شک اللہ کے نزدیک زیادہ محبوب اور پیارا ازروئے قربت کے تم میں سے وہ ہے جو متقی ہے۔''

انما المومنون اخوۃ (الحدیث)

مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

خواہ لولا۔ لنگڑا۔ یا مال دار غریب ہو۔ ہو یا مغل پٹھان اور سید جولاہا یا بھٹیارا ہو۔

وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ان اللہ لا یضیع عمل عامل منکم من ذکر وانثی بعضکم من بعض

''مومن اور مومنہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ میں نہیں ضائع کروں گا۔ عامل کے عمل کو تم میں سے مرد ہو یا عورت بعض تمہارے بعض سے ہیں۔''

فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ فَلَا أَنسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَلَا يَتَسَاءَلُونَ

''جس دن صور پھونکا جائے گا۔ اس دن نہ تو ذاتیں ہوں گی۔ اور نہ آپس میں پوچھنا رہے گا۔''

آپ ﷺ نے فرمایا عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر سفید کو سیاہ پر اور سیاہ کو سفید پر کسی کو فضیلت وبزرگی نہیں مگر بوجہ تقویٰ اور پرہیز گاری کے کیونکہ تم سب آدم زاد ہو۔ اور آدم مٹی سے پیدا ہوئے ہیں۔ (سبل السلام)

فتح مکہ کے دن حضور ﷺ نے وعظ فرمایا کہ مومن متقی اللہ کے نزدیک بزرگ ہے اور فاسق فاجر اللہ کے نزدیک ذلیل ہے۔ (سبل السلام)

حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ باوجود غلام ہونے کے مقبول بارگاہ خدا ہوئے۔ باوجود نجیب القوم ہونے کے ذلیل ہوا۔ بلال کی کم ذات ہونے نے اثر نہ کیا۔ اور ابو جہل کی نجابت وشرافت کچھ کام نہ دے سکی۔ آپ ﷺ کی سگی پھوپھی زاد بہن حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا خاندان بنی اسعد خزیمہ سے تھیں جنکی عزت ورفعت شان معلوم ومعروف ہے مگر ان کا نکاح زید غلام سے ہوا تھا۔ ابو ہند جن کا نام یسار تھا۔ آپ ﷺ کے حجام تھے۔ مگر آپ ﷺ نے ان کے نکاح کا پیغام بنی بیطفہ کے قبیلہ میں بھیجا تھا۔ حالانکہ یہ غلام تھے۔ اور وہ مشہور خاندان کی خاتون تھیں۔ (زاد المعاد)

فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا قرشیہ فہریہ خاندان قریش سے تھیں۔ مگر آپ ﷺ کے مشورے سے ان کا نکاح اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ غلام زادہ سے ہوا تھا۔ (سبل السلام) ہالہ بنت عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو کہ ہمشیرہ عبد الرحمٰن کی تھیں۔ اور بڑے معروف خاندان کی صاحب زادی تھیں۔ مگر ان کا نکاح بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا تھا۔ (سبل السلام) غرضیکہ کفو کا لحاظ محض دین میں ہے۔ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ مالدار حسب ونسب والی عورت کا نکاح غلام دیندار کے ساتھ جائز ہے۔ اور قریشی

عورت کا غیر قریشی و نیز غیر ہاشمی کا ہاشمی کے ساتھ بلکہ ایک فقیر دیندار مسلمان کے ساتھ عورت مال دار کا نکاح بلاشبہ جائز ہے۔ (زادالمعاد) ولایت میں طویل طول جھگڑے نکال لئے حالانکہ شریعت کا صاف بیان یہ ہے جس کو علمائے محدثین نے بیان فرمایا۔ کہ نکاح عورت کا بغیر ولی کے باطل ہے۔

عن ابی موسی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لانکاح الابولی

ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ محمد رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ نہیں ہے نکاح بلا ولی کے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما امراۃ نکحت بغیر اذن ولیھا فنکاحھا باطل فنکاحھا باطل فنکاحھا باطل فان دخل بھا فلھا المھر بما استحل من فرجھا فان اشتجروا فالسلطان ولی من لاولی لہ

''حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو عورت بغیر اجازت ولی کے اپنا نکاح کرے۔ پس اس کا نکاح باطل ہے۔ تین بار فرمایا کہ پھر اگر صحبت کی اس عورت سے تو اس کے لئے مہر ہے۔ اس سبب سے کے فائدہ اٹھایا اس کی شرم گاہ سے پھر اگر ولی آپس میں جھگڑیں تو بادشاہ اس کا ولی ہے۔ جس کے واسطے کوئی ولی نہیں ہے۔''

اس کے علاوہ اور بھی صحیح حدیثیں ہیں۔ جن سے غیر صحیح ہونا عورت کے نکاح کا بدوں ولی کے ثابت ہوتا ہے۔ قریب تیس صحابیوں کے اس بارے میں روایتیں ہیں۔ معلوم ہوا اعتبار ولی کا ضروری ہے۔

شرائط نکاح

عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا احسن شروط کے جس کو تم وفا کرو وہ شرطیں ہیں۔ جس سے تم نے فرج کو حلال کیا ہے۔ مراد اس سے یا تو مہر ہے۔ یا وہ تمام شروط ہیں۔ جن کی ترغیب دے کر نکاح کیا ہے۔ یا وہ باتیں ہیں جن کی عورت مضنضائے زوجیت مستحق ہے۔ ورنہ ایسی شرطیں جو شرع کے خلاف ہیں۔ ان کا پورا کرنا لازم نہیں۔ جیسے یہ شرط کرنا کہ دوسرا نکاح نہیں کروں گا۔ میں تعزیوں کی زیارت کو جایا کروں گی۔ قبروں پر بھی جانے سے نہ رکوں گی۔ میں تم سے اس وقت تک نکاح کرسکوں گی۔ جب پہلی عورت کو طلاق دے۔ ہمیشہ اپنے سسرال میں ہی رہوں گی۔ تمہارے ساتھ پردیس نہ جاؤں گی وغیرہ وغیرہ۔

شرائط جو نکاح سے متعلق ہرگز جائز نہیں۔ حدیث میں ہے کہ جو شرط کتاب اللہ میں نہیں ہے۔ وہ باطل ہے۔ نکاح میں ضروری ہے۔ کہ اگر لڑکی بالغ ہو تو خود اس کا راضی ہونا شرعا معتبر ہے۔ اور جو نابالغ ہو تو اس کے ولی کو اختیار ہے۔ بغیر اس کی لڑکی کی مرضی کے نابالغ لڑکی کا نکاح نہیں ہوسکتا۔ مرد عورت دونوں کے لئے ضروری ہے۔ کہ کسی کو نکاح کی وکالت کے لئے مقرر کریں۔ اور وکیل کے ساتھ دو گواہوں کا ہونا بھی ضروری ہے۔ اگر وہ مرد گواہی کے لئے یسر نہ ہوسکے۔ تو پھر ایک مرد اور دو عورتیں گواہی کے لئے کافی ہیں۔ مگر گواہ کے بغیر نکاح درست نہیں ہے۔

ترمذی میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ زنا کرنے والیاں ہیں وہ عورتیں جو بے گواہ کے اپنا نکاح کرلیتی ہیں۔ نکاح میں خطبہ مسنونہ پڑھے۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مشہور خطبہ ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ جب کسی مجلس نکاح میں شریک ہوتے اور وہ خطبہ نہ سنتے تو مجلس سے اٹھ کر چلے جاتے۔ (غنیۃ الطالبین)

تقرر مہر بھی ضروری ہے۔ یہ نکاح کا جزو اعظم ہے۔ اس کا تقرر جانبین کی رضا مندی پر موقوف ہے۔ مگر کمی کے ساتھ مہر ہونا بہت اچھا اور باعث خیر ہے۔ بڑی برکت والا ہے ہو نکاح جو سہل ہو تکلیف میں یعنی جس نکاح میں اسباب جمع کرنے کی تکلیف نہ ہو۔ اور عورت تھوڑے مہر پر راضی ہوجائے۔ (مشکواۃ) نکاح بیٹھ کر پڑھانا سلف کا اور مشائخین کا طریقہ رہا ہے۔ (غنیۃ الطالبین)

اگر چہ کھڑا ہو کر خطبہ دینے میں ممانعت نہیں ہے۔ متولی نکاح یا قاضی یا اور کوئی شخص دولہا کو سامنے بیٹھا کر یا برابر بٹھا کر یہ کہے کہ میں نے فلاں لڑکی فلاں کی بیٹی بمقابلہ اتنے مہر کے تیسرے

ساتھ نکاح کردی۔ دولہا جواب میں کہے کہ میں نے قبول کی نکاح ہوگیا۔ حاضرین مجلس اور نکاح خوان نوشہ کو مبارک دیں۔

بارک اللہ وبارک اللہ علیک وجمع بینکما فی خیر (تحفۃ الاحوذی)

''خدا تیرے واسطے برکت دے۔ اور تجھ کو برکت دے اور جمع رکھے تم دونوں خیر بھلائی کے ساتھ۔''

عورتیں بھی گھر میں اسی طرح مبارکی دیں (بخاری)

نکاح ایجاب قبول نکاح کے رکن ہیں۔ اگر ایجاب نہ ہوا اور قبول پایا گیا۔ یا ایجاب سوا اور قبول نہ ہوا تو نکاح صحیح نہ ہوگا۔ انعقاد نکاح کے وقت جو لفظ پہلے بولا جائے وہی ایجاب ہے خواہ عورت کیطرف سے ہو یا مرد کی اور اس کے جواب کو قبول کہتے ہیں۔ نکاح بلا خطبہ بھی درست ہے۔ مگر خلاف سنت ہے (ابو داؤد)

نکاح کے لئے اگرچہ خاص دن یا وقت مقرر نہیں۔ مگر پیران پیر نے جمعہ جمعرات کے دن کو اچھا سمجھا ہے وقت کا بھی شام کے وقت کو اچھا سمجھا ہے۔ (غنیۃ الطالبین)

نکاح کے لئے مساجد اللہ مناسب ہیں۔ ورنہ جواز ہر جگہ ہے۔ حدیث میں ہے آپ ﷺ نے فرمایا مسجدوں میں نکاح کیا کرو۔ اور اس کا اعلان بھی کر دیا کرو۔ (ترمذی) مسجدوں میں نکاح کے لئے زینت فرش فروش اور روشنی وغیرہ کو ابن الحاج حنبلی رحمۃ اللہ علیہ نے مناسب نہیں سمجھا ہے۔ (الدخل لابن الحاج)

زفاف

کے معنی عورت کو آراستہ کرکے خاوند کے پاس بھیجنے کے ہیں۔ نکاح کے بعد مستحب ہے۔ کہ عورتیں جمع ہو کر دلہن کو نہلا دیں۔ اور آراستہ کرکے خاوند کے پاس بھیجیں زفاف وخلوت دن اور رات دونوں وقتوں میں درست ہے۔ کوئی خصوصیت رات ہی کی نہیں۔ (نووی) منکوحہ اگر جماع کی قوت رکھتی ہو تو خلوت چاہیے ورنہ نہیں۔ (نووی)

شوہر کو چاہیے کہ صحبت سے پہلے مہر کا کچھ نہ کچھ حصہ عورت کو دے دے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے جب نکاح کیا۔ تو صحبت کا وقت آنے سے پہلے آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب تک علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو کچھ دے نہ دیں صحبت نہ کریں۔ چنانچہ انھوں نے زرہ دے کر خلوت کی (ابو داؤد)

نکاح شرعی یہ ہے۔ کہ دولہا سے ہوسکے تو کپڑا زیور مہر کا کچھ حصہ دلہن کے ولی کے پاس بھیج دے۔ پھر دن کو پا پیادہ یا سوار ہو کر دلہن کے گھر چلا جائے نہ روشنی کی ضرورت ہے نہ سواری کی نہ جلوس کی اور نہ باجے گاجے کی عقد کے دو بول پڑھا کر دلہن کو اپنے گھر لے جائے دلہن پاؤں پیدل یا سواری دونوں طرح جو ممکن ہو دن کو یا رات کو چلی جائے۔ چلو چھٹی ہوئی نکاح ہوگیا۔ اگر کسی کے سو لڑکیاں ہیں۔ تو ولی کو اس کے اس طرح نکاح کر دینے میں تکلیف نہ ہوگی۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد2ص161

محدث فتویٰ